Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون ۴۴۹

رجسٹرڈ نمبر ۵۲۵۴

ربوہ

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاما محمودا

روزنامہ

الفضل

بروز ہفتہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۶ محرم الحرام ۱۳۹۲ھ - ۱۰ تبلیغ ۱۳۵۲ھش - ۱۰ فروری ۱۹۷۳ء | نمبر ۳۳

اخبار احمدیہ

ربوہ - ۹ تبلیغ - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :-

طبیعت خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے - الحمد للہ

احباب حضور کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے توجہ سے دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ - ۹ تبلیغ - حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ :-

آج خدا کے فضل سے طبیعت نسبتاً بہتر ہے - رات نیند بھی آگئی -

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ آپکو کامل صحت دے اور تادیر سلامت رکھے - آمین

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

موجودہ زمانہ کے حالات کا یہ تقاضا ہے کہ قرآن کریم کے اسرار جدیدہ ظاہر ہوں

اسرار جدیدہ سے وہ امور مراد ہیں جو شریعت اسلامیہ کی حقیقت کاملہ کا اظہار کریں

"بعض لوگ ایک مکھی کی نسبت تو یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ اس میں بے شمار عجائبات قدرت قادر ایسے موجود ہیں کہ کوئی انسان خواہ وہ کیسا ہی فلاسفر اور حکیم ہو انکی نظیر نہیں بنا سکتا اور ایک جو کی نسبت ان کو یہ اعتقاد ہے کہ اگر تمام دنیا کے حکیم قیامت کے دن تک اس کے عجائبات اور خواص مخفیہ کو سوچیں تب بھی یقیناً نہیں کہہ سکتے کہ انہوں نے وہ تمام خواص دریافت کرتے ہیں لیکن ... قرآن کریم کی نسبت یہ یقین رکھتے ہیں کہ وہ بجز موٹے الفاظ اور سرسری معنوں کے اور کوئی باریک حقیقت اپنے اندر نہیں رکھتا اور کلام الٰہی کے نکات اور اسرار اور معانی کو اس حد تک ختم کر بیٹھے ہیں جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے بقدر ضرورت وقت و بلحاظ موجودہ استعدادات کے فرمائے تھے اور یہ بھی جانتے ہیں کہ تمام فرمودہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم باستیفا ضبط میں بھی نہیں آیا اور نہ جیسا کہ چاہیئے محفوظ رہا - مگر باوجود ان سب باتوں کے اسرار جدیدہ قرآنیہ کے دریافت کرنے سے بکلی فارغ اور لاپرواہ ہیں۔

یاد رہے کہ اسرار جدیدہ سے ہمارا یہ مطلب نہیں کہ ایسی باتیں قرآن کریم سے روز بروز نکل سکتی ہیں جو اسکی مقررہ مصرحہ شریعت کے مخالف ہوں بلکہ اسرار اور نکات اور دقائق سے وہ امور مراد ہیں جو شریعت کی تمام باتوں کو مسلم رکھ کر انکی پوری پوری تشکل کو ظاہر کرتے ہیں اور انکی حقیقت کاملہ کو منصہ ظہور لاتے ہیں۔"

(آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۳۸ و ۳۹)

احباب رسومات کے بارے میں جلد اطلاع بھجوائیں

ہمارے ملک کے مختلف علاقوں میں خوشی اور غم کے مواقع پر مختلف قسم کی رسومات شہروں اور دیہات میں جاری ہیں۔ نظارت اصلاح و ارشاد ان کی بابت معلومات حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اس لئے احباب جماعت سے درخواست ہے کہ ایسی تمام رسومات جو ان کے علاقہ میں جاری ہیں، ان کی بابت ۲۰ فروری تک صاف طور پر لکھ کر نظارت اصلاح و ارشاد کو بھجوا دیں۔ امراء و صدر صاحبان اور مربیان سلسلہ سے بھی گذارش ہے کہ وہ اس طرف فوری توجہ دیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ)

خدا تعالیٰ کی راہ میں اموال خرچ کرنے کی توفیق اس کا احسان ہے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

یوم مصلح موعود

جماعتیں اس دن کے شایان شان جلسے منعقد کریں

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں احمدی جماعتیں ہر سال جلسے منعقد کرتی ہیں۔ امسال ۲۰ فروری کو منگل کا دن ہوگا۔ جو جماعتیں اس دن جلسے کر سکیں وہ ضرور اس دن جلسے منعقد کریں۔ اور جو جماعتیں ۱۸ فروری بروز اتوار جلسہ کرنے میں سہولت دیکھیں وہ اتوار کو جلسہ کریں۔ کیونکہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ یہ فرمایا تھا کہ :-

"ہم اس بات کے قائل نہیں کہ کوئی دن اسی دن ضرور منایا جائے۔ اصل بات تو روح ہے۔ روح قائم رکھنی چاہیئے"

جلسے اس دن کے شایان شان منعقد کئے جائیں اور نظارت اصلاح و ارشاد کو ان کی رپورٹیں بھجوائی جائیں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

پبلشر :- مسعود احمد ؛ پرنٹر :- سید عبدالحی ؛ مطبع :- ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت :- دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۰ ماہ تبلیغ ۱۳۵۲ ہش

"ہر روز نئی توجہ پیدا کرو"

محض ایمان لے آنا اور بیعت کر لینا اپنے اندر کوئی اہمیت نہیں رکھتا۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک محض ایمان لے آنے اور بیعت کر لینے کی کوئی قدر نہیں ہے ایمان اُس وقت متحقق ہوتا ہے اور بیعت اُس وقت صحیح معنوں میں بیعت کہلانے کی مستحق ٹھہرتی ہے جب ایمان لے آنے والا اور بیعت کنندہ استقامت کے وصف سے متصف ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں قبول حق کے سلسلہ میں استقامت پر خاص زور دیا ہے جیسا کہ فرمایا۔

فَاسْتَقِمْ كَمَا أُمِرْتَ وَمَنْ تَابَ مَعَكَ وَلَا تَطْغَوْا ۚ إِنَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ۝ (ھود آیت ۱۱۳)

پس (اے رسول!) تو ان لوگوں سمیت جنہوں نے تیرے ساتھ ہو کر ہماری طرف رجوع کیا ہے اس طرح پر جس طرح تجھے حکم دیا گیا ہے سیدھی راہ پر قائم رہ۔ اور اے مومنو! تم کبھی حد سے نہ بڑھنا۔ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔

نیز اسی ضمن میں اللہ تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ اعلان کرنے کا حکم دیا کہ۔ قُلْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوحَىٰ إِلَيَّ أَنَّمَا إِلَٰهُكُمْ إِلَٰهٌ وَاحِدٌ فَاسْتَقِيمُوا إِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوهُ ۗ (حٰمٓ السجدۃ آیت ۷)

یعنی تو کہہ دے میں بھی تمہاری طرح کا ایک آدمی ہوں میری طرف وحی کی جاتی ہے۔ کہ تمہارا صرف ایک خدا ہے پس اس کا خیال کر کے استقلال دکھاؤ اور اس سے استغفار کرتے رہو کہ پھسل نہ جاؤ۔

اسی لئے ہم دیکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے بڑی سے بڑی کامیابی کو استقامت کے ساتھ وابستہ ٹھہرایا ہے جیسا کہ سورۃ حٰمٓ السجدہ میں ہی فرمایا:۔

إِنَّ الَّذِينَ قَالُوا رَبُّنَا اللَّهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوا تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلَائِكَةُ أَلَّا تَخَافُوا وَلَا تَحْزَنُوا وَأَبْشِرُوا بِالْجَنَّةِ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ ۝ نَحْنُ أَوْلِيَاؤُكُمْ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَفِي الْآخِرَةِ ۖ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَشْتَهِي أَنفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيهَا مَا تَدَّعُونَ ۝ نُزُلًا مِّنْ غَفُورٍ رَّحِيمٍ ۝

(حٰمٓ السجدہ آیات ۳۱، ۳۲)

وہ لوگ جنہوں نے کہا اللہ ہمارا رب ہے پھر پوری استقامت (مستقل مزاجی) سے اس عقیدہ پر قائم ہو گئے ان پر فرشتے اتریں گے یہ کہتے ہوئے کہ ڈرو نہیں اور کبھی پچھلی غلطی کا غم نہ کرو اور اس جنت کے ملنے سے خوش ہو جاؤ جس کا تم سے وعدہ کیا گیا تھا ہم دُنیا میں بھی تمہارے دوست تھے اور آخرت میں بھی تمہارے دوست رہیں گے اور اس جنت میں جو کچھ تمہارے جی چاہیں گے تم کو ملے گا۔ اور جو کچھ تم مانگو گے وہ بھی تم کو اس میں ملے گا۔ یہ بخشنے والے اور بے انتہا کرم کرنے والے خدا کی طرف سے مہمانی کے طور پر ہوگا۔

استقامت کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بیعت کنندگان کو اکثر و بیشتر یہی نصیحت فرمایا کرتے تھے کہ تم محض اس بات پر مطمئن نہ ہو کہ تم نے بیعت کر لی ہے بلکہ کوشش اس امر کی کرو کہ استقامت نصیب ہو تاکہ خدا کے انعاموں کے وارث قرار پا سکو۔ اسی ضمن میں ایک دفعہ حضور علیہ السلام نے حصول استقامت کے ایک نہایت ہی ضروری اور بنیادی طریق پر بھی روشنی ڈالی چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

"ذرا اس بات پر بھروسہ نہ کر لو کہ بیعت کر لی ہے۔ اللہ تعالیٰ محض بیعتوں کو پسند نہیں کرتا۔ بلکہ وہ چاہتا ہے کہ جیسے بیعت کے وقت توبہ کرتے ہو اس توبہ پر قائم رہو اور ہر روز نئی توجہ پیدا کرو جو اس کے استحکام کا موجب ہو۔ اللہ تعالیٰ پناہ ڈھونڈنے والوں کو پناہ دیتا ہے جو لوگ خدا کی طرف آتے ہیں وہ ان کو ضائع نہیں کرتا۔"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۲۳۰)

اس میں حضور علیہ السلام نے پوری استقامت کے ساتھ توبہ پر قائم رہنے کا طریق یہ بتایا ہے کہ انسان غفلت کو اپنے قریب نہ پھٹکنے دے اور خدا اور اس کے دین اور دین کے مصالح اور اس کی ضروریات اور تقاضوں کی طرف ہر روز نئی توجہ پیدا کرے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ ہر روز توجہ میں تجدید کی یہ کیفیت اس کی استقامت میں فرق نہ آنے دے گی۔ اور وہ مستقیم الحال ہوتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے انعاموں کا مورد بنتا چلا جائے گا۔

توجہ الی اللہ اور اس کی عظیم الشان برکات

اسلام نے اس امر پر بہت زور دیا ہے کہ انسان دُنیا میں رہتے اور دنیوی کاروبار سرانجام دیتے ہوئے بھی ہمیشہ رو بخدا رہے اور باطنی لحاظ سے اپنی تمام تر توجہ خدا ہی کی طرف رکھے اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ وہ ہمیشہ صراط مستقیم پر گامزن رہے گا اور وہ خدا تعالیٰ کی تائید و نصرت کا مورد بنا رہے گا۔ چنانچہ ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بیش بہا نصائح فرمائیں ان میں سب سے زیادہ زور توجہ الی اللہ پر ہی دیا۔ چنانچہ حضرت ابن عباسؓ بیان کرتے ہیں:۔

كُنْتُ خَلْفَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمًا فَقَالَ، يَا غُلَامُ إِنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَاتٍ، اِحْفَظِ اللّٰهَ يَحْفَظْكَ اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ تُجَاهَكَ إِذَا سَأَلْتَ فَاسْأَلِ اللّٰهَ وَإِذَا اسْتَعَنْتَ فَاسْتَعِنْ بِاللّٰهِ وَاعْلَمْ أَنَّ الْأُمَّةَ لَوِ اجْتَمَعَتْ عَلَى أَنْ يَنْفَعُوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَنْفَعُوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ لَكَ، وَإِنِ اجْتَمَعُوا عَلَى أَنْ يَضُرُّوكَ بِشَيْءٍ لَمْ يَضُرُّوكَ إِلَّا بِشَيْءٍ قَدْ كَتَبَهُ اللّٰهُ عَلَيْكَ رُفِعَتِ الْأَقْلَامُ وَجَفَّتِ الصُّحُفُ وَفِي رِوَايَةٍ: اِحْفَظِ اللّٰهَ تَجِدْهُ أَمَامَكَ تَعَرَّفْ إِلَى اللّٰهِ فِي الرَّخَاءِ يَعْرِفْكَ فِي الشِّدَّةِ، وَاعْلَمْ أَنَّ مَا أَخْطَأَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُصِيبَكَ، وَمَا أَصَابَكَ لَمْ يَكُنْ لِيُخْطِئَكَ، وَاعْلَمْ أَنَّ النَّصْرَ مَعَ الصَّبْرِ، وَأَنَّ الْفَرَجَ مَعَ الْكَرْبِ، وَأَنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا"

(ترمذی ابواب صفۃ القیمۃ ص ۷۲)

ایک دفعہ جب کہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پیچھے سواری پر بیٹھا تھا آپ نے فرمایا اے برخوردار۔ میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں اوّل یہ کہ تو اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ، اللہ تعالیٰ تیرا خیال رکھے گا۔ تو اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھ تو اسے اپنے پاس پائے گا جب کوئی چیز مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور اگر مدد مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور سمجھ لے کہ سارے لوگ اکٹھے ہو کر تجھے فائدہ پہنچانا چاہیں تو وہ تجھے کچھ بھی نہیں پہنچا سکتے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ چاہے اور تیری قسمت میں فائدہ لکھ دے اور اگر وہ تجھے نقصان پہنچانے پر اتفاق کر لیں تو تجھے نقصان نہیں پہنچا سکیں گے۔ سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ نے تیری قسمت میں نقصان لکھ دے۔ قلمیں اٹھا کر رکھ دی گئی ہیں اور صحیفۂ تقدیر خشک ہو چکا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھو تو اسے اپنے سامنے پاؤ گے۔ تو اللہ تعالیٰ کو خوشحالی میں پہچان اللہ تعالیٰ تجھے تنگدستی میں پہچانے گا۔ اور سمجھ لے کہ جو تجھ سے چوک گیا اور تجھ تک نہیں پہنچ سکا وہ تیرے نصیب میں نہیں تھا۔ اور جو تجھ کو مل گیا وہ تجھے ملے بغیر نہیں رہ سکتا تھا۔ کیونکہ تقدیر کا لکھا یونہی تھا۔ جان لو کہ (اللہ تعالیٰ کی) مدد صبر کرنے کے ساتھ ہے اور خوشی بے چینی کے ساتھ ملی ہوئی ہے اور ہر تنگی کے بعد یسر اور آسانی کے دن آتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نبوت محمدیہ کی فیض رسانی

تقریر محترم شیخ مبارک احمد صاحب سابق رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ برموقع جلسہ سالانہ

(۶)

نبوت محمدیہ کی پیروی کی برکت سے "وہ جو امتی بھی ہے اور نبی بھی" کا عظیم مقام حاصل کرنے والا کون تھا؟ وہ خدا کا فرستادہ اور مرسل مسیح موعود تھا جو نبوت محمدیہ کے فیضان کمال کا عملی نمونہ تھا جسے اللہ تعالیٰ نے موجودہ زمانہ میں جو کامل گمراہی کا زمانہ تھا مبعوث فرما کر کمالات نبوت سے کامل حصہ عطا فرمایا اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے (بموجب حدیث صحیح مسلم) چار دفعہ نبی اللہ کے نام سے پکارا یہ موعود جماعت احمدیہ کے مقدس بانی حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی تھے جنہوں نے الہام الٰہی سے یہ دعویٰ فرمایا۔

اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ اَنَا الْمَسِیْحُ الْمُحَمَّدِیُّ وَاِنِّیْ اَنَا اَحْمَدُ نِ الْمَھْدِیُّ۔

(خطبہ الہامیہ)

اے لوگو میں ہی مسیح موعود اور مہدی معہود ہوں۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موعود مسیح کے متعلق خبر دیتے ہوئے صاف فرمایا تھا کہ

اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ (بخاری)

تمہارا امام تم میں سے ہوگا وہ کہیں باہر سے نہیں آئے گا وہ امت محمدیہ کا فرد ہوگا اور مسند احمد بن حنبل میں مسیح موعود کے متعلق فرمایا

اِمَامًا مَھْدِیًّا

مسیح موعود ہی امام مہدی ہوگا

یہ سب بشارات بتاتی ہیں کہ مسیح موعود جو نبی اللہ اور امام مہدی کے طور پر امت محمدیہ میں ظاہر ہوا . . . . . وہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور کامل پیروی کی برکت سے اس مقام کو حاصل کرنے والا ہے چنانچہ حضرت سیدنا مرزا غلام احمد قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جب مسیح موعود اور امام مہدی ہونے کا اعلان فرمایا تو آپ نے صاف اور بار بار اس حقیقت کا اعلان فرمایا کہ یہ بلند مرتبہ اور مقام اور جس قدر روحانی فیوض اور انعامات آپ کو ملے ہیں وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع اور پیروی کے توسط اور نبوت محمدیہ کے فیض سے ہی ملے ہیں آپ فرماتے ہیں:۔

خداوند کریم نے اُسی رسول مقبول کی متابعت اور محبت کی برکت سے اور اپنے پاک کلام کی پیروی کی تاثیر سے اور خاکسار کو اپنے مخاطبات سے خاص کیا ہے اور علوم لدنیہ سے سرفراز فرمایا ہے اور بہت سے اسرار مخفیہ سے اطلاع بخشی ہے اور بہت سے حقائق اور معارف سے اس ناچیز کے سینہ کو پُر کر دیا ہے اور بارہا بتلا دیا ہے کہ یہ سب عنایات اور عنایات اور یہ سب تفضلات اور احسانات اور یہ سب تلطفات اور توجہات اور یہ سب التفات اور تائیدات اور یہ سب مکالمات اور مخاطبات ہیں متابعت و محبت حضرت خاتم الانبیاء صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔

"جمال ہم نشیں در من اثر کرد
وگرنہ من ہماں خاکم کہ ہستم"

(براہین احمدیہ صفحہ ۵۴۹ حاشیہ نمبر ۱۱)

پھر فرمایا:۔

"میں نے محض خدا کے فضل سے نہ اپنے کسی ہنر سے اس نعمت سے کامل حصہ پایا ہے جو مجھ سے پہلے نبیوں اور رسولوں اور خدا کے برگزیدوں کو دی گئی تھی اور میرے لئے اس نعمت کا پانا ناممکن نہ تھا۔ اگر میں اپنے سید و مولیٰ فخر الانبیاء اور خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا راہوں کی پیروی نہ کرتا سو میں نے جو کچھ پایا اس پیروی سے پایا اور میں اپنے سچے اور کامل علم سے جانتا ہوں کہ کوئی انسان بجز پیروی اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے خدا تک نہیں پہنچ سکتا اور نہ معرفت کاملہ کا حصہ پا سکتا ہے۔"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۶۲)

"یہ برگزیدہ نبی ہمیشہ کے لئے زندہ ہے اور اس کے ہمیشہ زندہ رہنے کیلئے خدا نے یہ بنیاد ڈالی ہے۔ کہ اس کے افاضہ تشریعی اور روحانی کو قیامت تک جاری رکھا اور آخر کار اس کی روحانی فیض رسانی سے اس مسیح موعود کو دنیا میں بھیجا جس کا آنا اسلامی عمارت کی تکمیل کے لئے ضروری تھا کیونکہ ضرور تھا کہ یہ دنیا ختم نہ ہو جب تک کہ محمدی سلسلہ کے لئے ایک مسیح روحانی رنگ کا نہ دیا جاتا جیسا کہ موسوی سلسلہ کے لئے دیا گیا تھا اسی کی طرف یہ آیت اشارہ کرتی ہے کہ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ"

(کشتی نوح صفحہ ۱۳)

"خدا تعالیٰ کی مصلحت اور حکمت نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے افاضہ روحانیہ کا کمال ثابت کرنے کے لئے یہ مرتبہ بخشا ہے کہ آپ کے فیض کی برکت سے مجھے نبوت کے مقام تک پہنچایا"

(حقیقۃ الوحی صفحہ ۱۵ حاشیہ)

حضرت بانی احمدیت علیہ الصلوٰۃ والسلام کے یہ جذبات جہاں اس حقیقت و فدائیت کو ظاہر کرتے ہیں جو آپ کو اپنے آقا حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے تھے وہاں اس حقیقت کو بھی ظاہر کرتے ہیں کہ آپ نے جو کچھ حاصل کیا اور جتنے روحانی مراتب و فیوض آپ کو ملے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے افاضہ سے ہی ملے اور مقام نبوت پر آپ کا فائز ہونا اور مسیح موعود مہدی معہود کے مرتبہ کو پانا محض نبوت محمدیہ کی پیروی کی برکت سے تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے فیضان کے کمال کو ثابت کرنے کے لئے تھا اور اس وجہ سے تھا کہ آپ کے ذریعہ پھر اسلام کی نشاۃ ثانیہ کا کام پایۂ تکمیل کو پہنچے اور دین اسلام کا احیاء اور غلبۂ اسلام کی راہ کھل جائے۔

اس سلسلہ میں یہ بتانا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ مسیح موعود کا ظہور عین ضرورت کے وقت تھا جب کہ امت مسلمہ انتہائی مایوس کن حالات سے دوچار تھی اور اسلام دشمنوں کے حملوں کا نشانہ بنا ہوا تھا اور دجالی طاقتیں اسلام کو نیست و نابود کر دینے کا عزم کئے ہوئے تھیں۔ اس صورت حال کو دیکھ کر مسلمان یہ سمجھنے لگ گئے تھے کہ اب اسلام پر دوبارہ سرسبزی کے دن نہیں آئیں گے۔ اور اکابرین اسلام علی الاعلان یہ کہہ رہے تھے کہ

چمن میں ہوا آ چکی ہے خزاں کی
پھری ہے نظر دیر سے باغباں کی
صدا اور ہے بلبل نغمہ خواں کی
کوئی دم میں رخصت ہے اب گلستاں کی

اور علامہ اقبال نے کہا ؎

شور ہے ہو گئے مسلماں نابود
ہم یہ کہتے ہیں کہ تھے بھی کہیں مسلم موجود

مسلمانوں کی اخلاقی ثقافتی روحانی اور دینی حالت سخت ناگفتہ بہ تھی ان کی مایوسی بڑھتی ہی جا رہی تھی اور امنگ اور امید کا کلی طور پر خاتمہ ہو چکا تھا ایسے مخالف حالات میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کو زندہ کرنے کی جدوجہد شروع کر دی اور ادیان عالم پر اسلام کو غالب کرنے کی مہم کو کامیابی سے ہمکنار کیا اور پورے وثوق اور یقین کے ساتھ آواز بلند کی اور فرمایا:۔

اک بڑی مدت سے دین کو کفر تھا کھاتا رہا
اب یقیں سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

اور خدائی بشارات کے ماتحت امت مسلمہ کو مخاطب کرتے ہوئے پُرشوکت اعلان فرمایا

"خدا تعالیٰ نے بڑی ضرورت کے وقت تمہیں یاد کیا۔ قریب تھا کہ تم کسی ہلاک کے گڑھے میں جا پڑتے مگر اس کے بے شفقت ہاتھ نے جلدی سے تمہیں اٹھا لیا سو شکر کرو اور خوشی سے اچھلو جو آج تمہاری تازگی کا دن آ گیا۔ خدا تعالیٰ نے اپنے دین کے باغ کو جس کی راست بازوں کے خونوں سے آبپاشی ہوئی تھی کبھی ضائع کرنا نہیں چاہا تھا وہ ہرگز یہ نہیں چاہتا کہ غیر قوموں کے مذاہب کی طرح اسلام بھی ایک

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پہلے قصوں کا ذخیرہ ہو"

(ازالہ اوہام صفحہ ۵)

خدا کے مرسل مسیح موعود حضرت بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کیا تحریر اور کیا تقریر اور کیا نشانات اور کیا معجزات ہر طرح سے اسلام کی حقانیت کو ثابت کیا اور جملہ دشمن اسلام طاقتوں کو دلائل و براہین اور نشانات کی جنگ میں شکست فاش دی اور مسلمانوں کو اسلام کی فتح کی خوشخبری دیتے ہوئے فرمایا:۔

سچائی کی فتح ہوگی اور اسلام کے لئے پھر اُس تازگی اور روشنی کا دن آئیگا جو پہلے وقتوں میں آچکا ہے اور وہ آفتاب اپنے پورے کمال کے ساتھ پھر چڑھے گا جیسا کہ پہلے چڑھ چکا ہے۔"

(فتح اسلام صفحہ ۱۵)

اسلام کو اس بے بسی کے عالم سے نکالنے کے لئے آپ کو دشمن اسلام جو تحریکات کا زبردست مقابلہ کرنا پڑا آپ نے دلائل و براہین سے ان کا رد کیا اور علم و معرفت کی تلوار سے خلاف اسلام فتنوں کو پسپا کیا۔ اس عظیم جدوجہد کی تفصیلات پیش کرنے کا یہ موقعہ نہیں لیکن موجودہ دور کی تاریخ گواہ ہے کہ آپ نے عیسائیوں کے خطرناک حملوں کا دفاع کیا ان کے عقائد باطلہ کی پرزور تردید کی اور ایسے دلائل و براہین پیش کئے کہ دجالی فتنہ کی جڑیں کھوکھلی کر دیں آریوں کے خلاف اسلام حملوں کو پورے زور سے آپ نے پسپا کیا اور ان کے جملہ عقائد اور اسلام کے خلاف نکتہ چینیوں اور اعتراضات کا مدلل اور مسکت جواب دے کر ان کی زہریلی کچلیوں کو بے اثر کر دیا۔ دہریت اور گمراہ کن جدید فلسفہ کا آپ نے نہ صرف دلائل علمیہ اور عقلیہ سے رد کیا۔ بلکہ نشانات اور معجزات روحانی پیش کر کے ان کے حملوں کو ناکام بنا دیا۔ اسلام کی برتری اور نبوت محمدیہ کی حقانیت اور عظمت کے ثبوت میں جدید علم کلام کی بنیاد ڈالی اور علوم و معارف کے دریا بہا دئے۔

دنیا جانتی ہے کہ ان فتنوں میں سے بڑا اور خطرناک فتنہ عیسائیت کا فتنہ تھا اس فتنہ نے اسلام کی بیخ و بنیاد کو اکھاڑنے کی ہر ممکن کوشش کی۔ اسلام پر ہر طرح کے حملے کئے اور ایسے ایسے اعتراضات اور وساوس پیش کئے اور پھیلائے جو عام لوگوں کو اسلام سے دلچسپی جاتی رہی بلکہ خود مسلمانوں میں اسلام کے خلاف جذبہ نفرت پیدا ہو گیا اور ہزاروں خاندان عیسائیت کی گود میں چلے گئے۔ اس دجالی فتنہ کو سابقہ پیشگوئیوں میں ایک خطرناک فتنہ قرار دیا گیا ہے دجالی سازشوں اور فتنہ پردازیوں کو دیکھ کر یہ تسلیم کرنا پڑتا ہے کہ دنیا میں فی الواقع اس سے بڑھ کر کوئی فتنہ نہیں ہوا کُلُّ نَبِیٍّ اَنْذَرَ قَوْمَہٗ ہر نبی نے اپنی قوم کو اس فتنہ عظیمہ سے خبردار کیا۔ مگر اس زمانہ کے مامور من اللہ مسیح موعود اور امام مہدی جنہوں نے نبوت محمدیہ کی پیروی کی برکت سے مقام نبوت پر سرفراز ہونے کا شرف حاصل کیا تھا پیشگوئیوں کے مطابق آپ نے جس عمدگی سے اس فتنہ کا قلع قمع کیا اور جس اولوالعزمی اور قوت سے اس کا مقابلہ کیا اور اس کے کامل استیصال کے لئے جو زبردست ... جدوجہد کی وہ آپ ہی کا کام تھا۔ کسی عام ولی اور عام مجدد کا یہ کام نہ تھا اور نہ اس کے بس میں تھا کہ وہ اس دجالی فتنہ سے نمٹتا اور اس کا مقابلہ کرتا اسکے مقابلہ کے لئے خاص روحانی قوت درکار تھی قوت نبوت کی ضرورت تھی یہی وجہ ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب مسیح موعود اور امام مہدی کے ظہور کی خبر دی تو فرمایا:۔

یَکْسِرُ الصَّلِیْبَ

وہ صلیبی فتنہ اور دجالیت کا مقابلہ کریگا اس کا قلع قمع کرے گا۔ کیونکہ وہ نبوت محمدیہ کی پیروی کی برکت سے قوت نبوت سے نوازا گیا ہے۔ اس فتنہ ہائلہ کے کامل استیصال کے لئے مسیح موعود جیسے قوت والے نبی ہی کی ضرورت تھی جو حضرت خاتم النبیین صلے اللہ علیہ وسلم کا کامل ظل ہو اور آپ کے کمالات روحانیہ کا پورا پورا عکس ہو چنانچہ ایک مشہور مفکر اور عالم جناب قاری محمد طیب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند اپنی تصنیف "تفہیمات اسلام اور مسیحی اقوام" میں اس حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"ختم دجالیت کے استیصال کے لئے چھوٹی موٹی روحانیت تو کیا بڑی سے بڑی ولایت کافی نہ تھی عام مجددین اور ارباب ولایت اپنی پوری روحانی طاقتوں سے بھی اس سے عہدہ برآ نہ ہو سکتے تھے جب تک کہ نبوت کی روحانیت مقابل نہ ہوئے بلکہ محض نبوت کی قوت بھی اس وقت تک موثر نہ تھی جب تک اس کے ساتھ ختم نبوت کی پاور شامل نہ ہو تو شکست دجالیت کی صورت بجز اس کے اور کیا ہو سکتی تھی جب تک کہ اس دجال اعظم کو نیست و نابود کرنے کے لئے امت میں ایک ایسا خاتم المجددین نہ آئے جو خاتم النبیین کی غیر معمولی قوت کو اپنے اندر جذب کئے ہو اور ساتھ ہی خاتم النبیین سے ایسی مناسبت تامہ رکھتا ہو کہ اس کا مقابلہ بعینہٖ خاتم النبیین کا مقابلہ ہو مگر یہ بھی ظاہر ہے کہ ختم نبوت کی روحانیت کا انجذاب اسی مجدد کا قلب کر سکتا ہے جو خود نبوت آشنا ہو محض موہبۃ ولایت میں تحقق کہاں کہ وہ درجہ نبوت بھی برداشت کر سکے چہ جائیکہ ختم نبوت کا کوئی انعکاس اپنے اندر اتار سکے۔" (صفحہ ۱۲۹)

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اسلام کے مخالفین کا جس موثر رنگ میں مقابلہ کیا اور مدافعت کے مہتم بالشان فرض کو جس کامیابی سے ادا کیا اس کا اثر عام طور پر بھی محسوس کیا گیا۔ چنانچہ آپ کی اس عظیم جدوجہد کا اعتراف کرتے ہوئے اخبار وکیل امرتسر نے آپ کی وفات پر لکھا:۔

"اُن کی خصوصیت کہ وہ اسلام کے مخالفین کے برخلاف ایک فتح نصیب جرنیل کا فرض پورا کرتے رہے ہمیں مجبور کرتی ہے کہ اس احساس کا کھلم کھلا اعتراف کیا جائے کہ وہ مہتم بالشان تحریک جس نے دشمنوں کو عرصہ تک پست اور پامال بنائے رکھا۔ آئندہ بھی جاری رہے مرزا صاحب کا لٹریچر جو مسیحیوں اور آریوں کے مقابلہ پر ان سے ظہور میں آیا قبول عام کی سند حاصل کر چکا ہے اور اس خصوصیت میں وہ کسی تعارف کا محتاج نہیں ... انہوں نے قلمی جہاد کرنے والوں کی پہلی صف میں شامل ہو کر اسلام کی طرف سے فرض مدافعت ادا کیا اور ایسا لٹریچر یادگار چھوڑا جو اس وقت تک مسلمانوں کی رگوں میں زندہ خون ہے اور حمایت اسلام کا جذبہ ان کے شعار قومی کا عنوان نظر آئے قائم رہے گا۔"

نبوت محمدیہ کی تحقیق رسانی کے مظہر اتم کی صورت میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ظہور ہوا اور آپ نے اسلام کی برتری اور حقانیت کے لئے جو زبردست مساعی کیں اور دشمنان اسلام کے حملوں کا جس پامردی اور جرأت سے مقابلہ کر کے ان کو پسپا کیا اور خلاف اسلام فتنوں کا جس عمدگی سے قلع قمع کیا اور اسلام کو زندہ اور فعال مذہب کی صورت میں جس خوبی سے پیش کیا۔ غیر متعصب لوگوں تک نے بھی اس کو قدردانی کی نگاہ سے دیکھا اور خلبۂ اسلام اور حمایت دین متین کے لئے آپ کی عظیم جدوجہد کی تحریک کی افادیت کا کھلے بندوں اعتراف کیا۔ جناب ڈاکٹر خلیفہ عبدالحکیم صاحب لکھتے ہیں۔

"تحریک احمدیت کی ان زبردست کوششوں کا نتیجہ ہے کہ وہ مسلمان جو اٹھارہویں صدی میں اپنی موت پر دستخط کئے ہوئے تھے خدا کے فضل سے اپنے اندر زندگی کی ایک برقی رو محسوس کرتے ہوئے اعلان عام کر رہے ہیں کہ یہ بیسویں صدی ہر جگہ مسلمانوں کے لئے نشاۃ ثانیہ کا زمانہ ہے۔"

(رسالہ استقلال لاہور)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ظہور درحقیقت نبوت محمدیہ کے فیضان کے کمال کا عملی ثبوت تھا۔ اسی وجہ سے آپ کو دفاع اسلام اور احقاق حق اور اسلام کو زندہ و برتر مذہب ثابت کرنے کے لئے زبردست توفیق نصیب ہوئی اور آسمانی قوتوں سے آپ کو نوازا گیا اور اس تمام فیضان کو آپ نے اپنے سید و مولیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا فیضان سمجھا۔ بلکہ آپ کے اکمل و اصفیٰ فیضان کا ایک قطرہ قرار دیا اور فرمایا۔

ایں چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرہ ز بحر کمال محمد است

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین

رپورٹ ہفتہ وصولی

۲۷ فروری تا ۹ مارچ ہفتہ وصولی منایا گیا ہے۔ قائدین مجالس خدام الاحمدیہ سے گذارش ہے کہ وہ اس ہفتہ کی رپورٹ اور جمع شدہ چندہ فوری طور پر مرکز کو ارسال فرما دیں۔

(مہتمم مال)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جزائر فجی میں تبلیغ اسلام

قرآن کریم کے انگریزی ترجمہ اور دیگر اسلامی لٹریچر کی تقسیم۔ یونیورسٹی اور سکولوں میں لیکچر، ایک نئی مسجد کا سنگ بنیاد

۲۲۔ افراد کا قبول اسلام

مکرم مولوی غلام احمد صاحب فرخ مبلغ فجی

خاکسار حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت ربوہ سے ۴ جون ۱۹۷۲ء کو جزائر فجی میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے لئے روانہ ہوا۔ ۲۱ جون کو کراچی سے ہوائی جہاز میں سوار ہوا اور بنکاک، سنگاپور اور سڈنی (آسٹریلیا) ہوتا ہوا ۲۲ جون کو ۱۰ بجے رات نانڈی (NADI) پہنچا۔ نانڈی جزائر فجی کا انٹرنیشنل ایئرپورٹ ہے مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج مبلغ احباب جماعت کی معیت میں ایئرپورٹ پر موجود تھے اور ان کے ساتھ مشن ہاؤس پہنچا۔ نانڈی، لٹوکا اور مارو کی جماعتوں کے عہدیداروں کی طرف سے استقبالیہ تقریب اور بعض اجتماعات کا انتظام کیا گیا۔ جن میں غیر از جماعت افراد اور معززین کو بھی دعوت دی گئی اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری اور خاکسار نے ہر جگہ تقاریر کیں اور اسلام کی حقانیت، احمدیت کی صداقت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی پر روشنی ڈالی اور جزائر فجی اور دنیا بھر میں جماعت کی تبلیغی مساعی اور ان کے خوشکن نتائج کو تفصیل سے بیان کیا۔

یہ دورہ مکمل کر کے ۲۶ جون کو ہم دونوں نانڈی سے سوا پہنچے جو فجی کا دارالحکومت ہے اور اس میں جماعت کا مشن ہاؤس، مسجد فضل عمر اور لائبریری ہے۔ یہاں پر جماعت کی طرف سے استقبالیہ تقاریب کے علاوہ جلسوں کا انتظام بھی کیا گیا جن میں غیر از جماعت افراد بھی شریک ہوئے۔ اور مکرم مولوی محمد صدیق صاحب نے اور خاکسار نے تقاریر کیں۔ اور اسلام اور احمدیت کی صداقت کے دلائل و براہین بیان کئے۔ بعد میں سوالات و استفسارات کا جواب بھی دیا گیا۔

۷ جولائی کو ہم تعارفی دورے کے سلسلہ میں جزائر فجی کے دوسرے بڑے جزیرہ ویٹی لیوو پہنچے۔ اور دارالحکومت لبا اور جزیرے کے طول و عرض میں پھیلی ہوئی دوسری جماعتوں کا دورہ کیا گیا اور ہر جگہ عام جلسے منعقد کئے گئے جن میں غیر از جماعت افراد بھی شامل ہوئے اور لوگوں کو پیغام حق پہنچانے اور لٹریچر تقسیم اور فروخت کرنے کا موقع ملا۔ اس طرح یہ تعارفی اور تبلیغی دورہ ہر لحاظ سے بابرکت اور کامیاب ثابت ہوا اور لمبا سفر طے کر کے ہم سوا پہنچے۔

برادرم مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری تو سوا میں رہے اور خاکسار نانڈی پہنچا جو مغربی حلقے کی جماعتوں کا مرکز ہے اس حلقہ کی جماعتوں کی نگرانی کی ذمہ داری خاکسار پر ہے خاکسار نے نانڈی کے علاوہ لٹوکا، مارو اور ویا کی جماعتوں کے متعدد دورے کئے۔ اور ہندو، مسلمان، عیسائی اور فیجین معززین سے انفرادی ملاقاتیں بھی کیں اور حسب موقعہ مطالعہ کے لئے لٹریچر دیا۔ اس کے علاوہ ہر جماعت میں متعدد اجتماعات اور جلسے کئے گئے۔ جن میں ہر مذہب و ملت کے متعدد لوگ شامل ہوتے رہے۔ خاکسار نے تقاریر کیں اور اسلام کے خصائص کامل اور ہستی باری تعالیٰ کے دلائل، قرآن کریم، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی کی صداقت، برکات خلافت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارفع مقام اور سیرت طیبہ، اسلام کا عالمگیر غلبہ کے مضامین پر روشنی ڈالی۔

فیجین باشندوں میں تبلیغ

جزائر فجی کے اصلی باشندے "کاویتی" کہلاتے ہیں۔ یہ لوگ عام روایت کے مطابق پرانے زمانہ میں مشرقی افریقہ سے ترک وطن کر کے فجی میں آباد ہوئے۔ ان کی اپنی زبان ہے جو "کاویتی" کہلاتی ہے۔ یہ لوگ انگریزوں کے یہاں آنے کے ساتھ ہی عیسائیت کی آغوش میں جا چکے ہیں۔ اور سب کے سب عیسائی ہیں ان باشندوں میں بھی تبلیغ جاری ہے اور یہ لوگ ہمارے جلسوں میں بھی شامل ہوتے ہیں ملنسار لوگ ہیں۔ مارو میں جہاں جماعت ہے اور مسجد محمود ہے فیجین کی کافی آبادی ہے۔ ۳۰ اکتوبر کو کاویتی قوم کے معززین کے نام خاص دعوت نامہ جاری کیا گیا۔ چنانچہ دعوت کو قبول کر کے یہ لوگ ہماری مسجد میں آئے۔ خاکسار نے تقریر کی اور ان کو بتایا کہ حضرت مسیح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے ایک عاجز بندے اور اس کے رسول تھے۔ صلیب کی لعنتی موت سے اللہ تعالیٰ نے ان کو بچایا اور ہجرت کر کے وہ کشمیر چلے گئے جہاں اسرائیل کے گمشدہ قبائل رہتے تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں بائیبل کی پیشگوئیاں بھی بیان کیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت بھی بائیبل کی رو سے بیان کی۔ اس موقعہ پر جماعت نے ان لوگوں کی مہمان نوازی کا حق بھی ادا کیا۔ اور ان کے چیف کو قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور دوسرے لوگوں کو اسلامی لٹریچر پیش کیا گیا۔ ان لوگوں نے بہت دلچسپی لی اور خوشی کا اظہار کیا اور وعدہ کیا کہ وہ ہمارے اسلامی لٹریچر کا مطالعہ کریں گے۔ اس کے بعد ایک روز احباب جماعت کو ساتھ لے کر خاکسار ان کی آبادی میں بھی گیا۔ اور مناسب لٹریچر اور کاویتی اور انگریزی میں ان میں تقسیم کیا گیا انہوں نے اسے بڑی خوشی سے قبول کیا۔

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے بھی سوا میں مختلف مقامات پر اجتماعات منعقد کر کے تقاریر کیں اور اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے پیغام حق پہنچانے کے مواقع میسر آئے۔

مصری سفیر سے ملاقات

مصری سفیر متعینہ کینبرا (آسٹریلیا) اپنے سرکاری دورہ پر فجی آئے اور سوا کے ایک بڑے ہوٹل میں ٹھہرے ہم دونوں مبلغین نے ان سے بذریعہ فون وقت مقرر کر کے ۲۸ جون کو ان سے ملاقات کی اور ان کے سامنے تفصیل سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی بیان کئے اور دنیا بھر میں جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات اور تبلیغی مساعی کا تعارف ان سے کرایا۔ اس سلسلہ میں جماعت کی طرف سے قرآن کریم کے دنیا کی دیگر زبانوں میں تراجم شائع کرنے کا ذکر بھی کیا گیا ان کو انگریزی ترجمہ قرآن کریم از نقیر سپیکس اور جماعت کا لٹریچر بھی سفارت خانہ کی لائبریری کے لئے پیش کیا گیا۔ جسے انہوں نے بخوشی قبول کیا۔

ایک مشہور پادری سے ملاقات

رومانیہ کے ایک مشہور پادری پوسٹر جیرڈ وارم برینڈ نامی فجی آئے اور ٹریولاج ہوٹل میں ٹھہرے انہوں نے ہم سے ملنے کی خواہش کی چنانچہ ہم دونوں مبلغین ان سے ملے۔ انہوں نے بتایا کہ وہ ۲۰ سال تک رومانیہ میں کمیونسٹوں کی قید میں رہے ہیں اور اب امریکہ کی سفارش و وساطت سے جیل سے رہائی پائی ہے اور دنیا کا دورہ کر رہے ہیں۔ اسلام اور عیسائیت کے عقائد پر گفتگو ہوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل کی پیشگوئیاں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی بھی ان کے سامنے پیش کئے گئے اور سلسلہ کا لٹریچر بھی دیا گیا۔ اور ہمارا قرآن کریم بھی انہوں نے خریدا اور پڑھنے کا وعدہ کیا۔ دوران گفتگو ان کے سوالات و شبہات کا ازالہ بھی کیا گیا ہوٹل کے دیگر بعض مہمان بھی گفتگو سنتے رہے۔

فیجی میں خطرناک طوفان اور جماعت کی خدمات

۲۴ اکتوبر کو فیجی میں ایک خطرناک اور شدید سمندری طوفان آیا۔ یہ طوفان ۱۲ گھنٹے تک متواتر چلتا رہا۔ آندھی کی رفتار ۱۹۰ میل فی گھنٹہ تک بیان کی گئی۔ کروڑوں روپے کا نقصان ہوا۔ جانی نقصان بھی ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ اس طوفان کی مثال فیجی کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کے احباب بڑی حد تک محفوظ رہے۔ احباب جماعت نے ان حالات میں مصیبت زدہ لوگوں کی ہر طرح مدد کی ان کو کھانا کھلایا اور سامان بھی دیا۔ فجی کے امریکن ریلیف فنڈ میں لوکل احمدیہ جماعت کی مالی قربانیوں کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی ازراہ شفقت بعض زدہ اہل فجی کے لئے مبلغ ۱۰۰۰ فیجین ڈالر ارسال فرمائے ہیں۔

یونیورسٹی اور سکولوں میں لیکچر

فجی کی ساؤتھ پیسفک یونیورسٹی کی دعوت پر ایک لیکچر مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے "اسلام اور دیگر مذاہب" پر دیا۔ لیکچر کے بعد پروفیسروں اور طلبہ نے سوالات کئے جن کے جوابات انہوں نے دیئے اور پھر چانسلر کے کمرہ میں چائے وغیرہ کے دوران بھی گفتگو ہوتی رہی اس موقعہ پر یونیورسٹی کو اسلامی لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔ خاکسار نے مارو سکول میں ہیڈ ماسٹر کی دعوت پر مختلف مواقع

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پر دو لیکچر دیئے۔ ان لیکچروں میں اسلام کی امتیازی خصوصیات بیان کی گئیں۔

احمدیہ سکولز کی نگرانی اور طلبہ سے خطاب

فجی میں لٹوکا دوسرا بڑا شہر ہے اس میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہمارے دو سکول جاری ہیں۔ تحریک جدید انجمن احمدیہ فارین مشنز سکول اور ۲۔ کنڈرگارٹن سکول مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری اور خاکسار معائنہ کے لئے دو مرتبہ وہاں گئے۔ سکول کے انتظامات کی دیکھ بھال کے علاوہ سکول کے اساتذہ و طلبہ کو خطاب بھی کیا۔ اور انہیں نصائح کیں۔ دو مرتبہ سٹاف میٹنگز ہوئیں۔ طوفان کی وجہ سے ہمارے سکول کے اکثر کمروں کی چھت بھی اڑ گئی تھی جس کو اب دوبارہ تعمیر کیا جا رہا ہے ان دونوں سکولوں کے تعلیمی نتائج اللہ تعالیٰ کے فضل سے کافی اچھے ہیں۔ اور اس علاقہ کے لوگوں پر اس کا اتنا اثر ہے کہ وہ جماعت کی تعلیمی اور اسلامی خدمات کے معترف ہیں۔ علاقہ کے سینکڑوں لوگوں کو جن کے مکانات تباہ ہو گئے تھے عرصہ تک احمدیہ سکول کی ایک عمارت میں جو بچ رہی تھی رہائش کے لئے جگہ دی گئی۔ اور ہر ممکن خدمت ان کی کی گئی۔ ان میں سے کئی لوگ اب ہمارے سکول کی عمارت کی تکمیل میں مدد کر رہے ہیں۔ جزاہم اللہ تعالیٰ۔

ریڈیو پر تقریر

مکرم مولوی محمد صدیق صاحب کو ریڈیو فجی کے ریلیجس پروگرام میں شمولیت کا موقع ملتا رہا اور اس دوران انہوں نے دو تقاریر کیں جن میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا۔

مسجد ناصر الدین کا سنگ بنیاد

جزائر فجی کا دوسرا بڑا جزیرہ وانوالیو (VANUALEVU) ہے اس کا ہیڈ کوارٹر لمباسہ شہر ہے۔ نومبر کے آخر میں وہاں تبلیغی و تربیتی جلسے منعقد کئے گئے۔ ہم دونوں مبلغین نے ان میں تقاریر کیں۔ ۲۶ نومبر کو اتوار کے روز لمباسہ شہر میں مسجد کا سنگ بنیاد رکھا گیا۔ اس مسجد کا نام "مسجد ناصر الدین" رکھا گیا ہے اس روز جزیرہ میں واقع تمام جماعتوں کے احباب لمباسہ میں جمع ہوئے اور خدام و انصار اور اطفال نے مل کر مسجد کی بنیاد کا کام پر جوش رنگ میں وقار عمل شروع کیا۔ لجنہ اماء اللہ کی بہنوں نے کھانا تیار کر کے اس کار خیر میں حصہ لیا۔ جملہ احباب نے صبح ۹ بجے سے ۵ بجے شام تک نہایت جوش اور تندہی سے کام کیا۔ اسی روز ۸ بجے شام اجتماعی دعا کے ساتھ سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب عمل میں لائی گئی اور اجتماعی دعا کے بعد پہلی اینٹ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری نے رکھی اور دوسری اینٹ خاکسار نے رکھی۔ علاقہ ازیا پریذیڈنٹ جماعت ملبوا حاجی رحیم بخش صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ لمباسہ مکرم نماز علی مقبول صاحب بیرسٹر لمباسہ۔ نمائندہ جماعت سروانگا عبدالرحمٰن صاحب اور سیکرٹری صاحب جماعت لمباسہ مولوی محمد صاحب نے بھی ایک ایک اینٹ بنیاد میں نصب کی۔

اجتماعی وقار عمل کا یہ نظارہ ملکی شاہراہ پر آنے جانے والے ہر شخص کو متاثر کرتا تھا۔

تقسیم لٹریچر

اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے سلسلہ کا لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا پچاس سے زائد کاپیاں قرآن کریم انگریزی کی فروخت کی گئیں رسالہ تحریک جدید بھی کثرت سے تقسیم کیا گیا۔ دیگر لٹریچر بھی حسب موقعہ مختلف لوگوں کو دیا گیا بذریعہ ڈاک بھی کافی تعداد میں قرآن کریم انگریزی اور دیگر اسلامی لٹریچر آسٹریلیا نیوزی لینڈ، ٹونگا اور گلبرٹ آئلینڈز کے لوگوں کو ارسال کیا گیا۔

خط و کتابت

اس دوران مکرمی مولوی محمد صدیق صاحب نے اور خاکسار تبلیغی و تربیتی کے سلسلہ میں تقریباً ۴۰۰ خطوط اندرون ملک اور ممالک بیرون میں لکھ کر روانہ کئے بعض لوگوں کے سوالات کا جواب لکھ کر ارسال کیا گیا اس رنگ میں بھی تبلیغی اور تربیتی سلسلہ جاری رہا۔

درس و تدریس

عرصہ زیر رپورٹ میں ہر جگہ جماعتوں میں قیام کے دوران درس تفسیر صغیر درس احادیث اور درس کتب و ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام دیا جاتا رہا اور حسب موقعہ ضروری مسائل بیان کئے گئے جو احباب کے لئے ازدیاد علم و ایمان کا باعث ہوئے۔ بعض احباب کو سبقاً سبقاً بھی اسلامی کتب پڑھانے کا موقعہ ملا۔

لجنہ اماء اللہ فجی

فجی میں ہر جماعت میں لجنہ اماء اللہ کا نظام بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے قائم ہے اور لجنہ کی اراکین اپنے فرائض انجام دے رہی ہیں۔ ان کے الگ اجلاس بھی ہوتے ہیں جن میں ہم دونوں مبلغین حسب موقع تقاریر کرتے ہیں اور احمدی مستورات کے فرائض۔ نماز کی پابندی اور تربیت اولاد وغیرہ مضامین بیان کئے جاتے ہیں۔ نیز مرکزی لجنہ سے آمدہ ہدایات پر عمل کروایا جاتا ہے۔

نو مبائعین

اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ۲۲ افراد نے بیعت کی اور سلسلہ عالیہ احمدیہ میں شامل ہوئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان دوستوں کو استقامت عطا فرمائے۔

دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ جزائر فجی کی تمام سعید روحوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے جھنڈے کے نیچے جمع کر دے۔ اور دنیا کے اس کونے سے بھی اسلامی توحید کے نعرے بلند ہوں۔ اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لایا ہوا دین پوری شان و شوکت سے دنیا میں قائم ہو جائے۔

مکرمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ فیض قادر صاحب کی وفات

مکرم شیخ نور الحق صاحب دار البرکات ربوہ

میری چچی جان محترمہ سردار بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ فیض قادر صاحب عید الاضحیٰ کے روز ۲ بجے سحری کے وقت کراچی میں وفات پا گئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحومہ عرصہ پانچ چھ سال سے بعارضہ فالج بیمار تھیں۔ بیماری میں کافی افاقہ ہو گیا تھا لیکن مورخہ ۱۶ جنوری ۱۹۷۳ء بروز منگل رات بارہ بجے سے کچھ دیر بعد اچانک دل کا شدید حملہ ہوا۔ دل کے حملہ کے ساتھ ہی برین ہیمرج ہو گیا جو دو گھنٹے کے اندر اندر جان لیوا ثابت ہوا۔

اسی روز کراچی میں نماز جنازہ ادا کی گئی اور چونکہ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے جنازہ بذریعہ جناب ایکسپریس ربوہ لایا گیا۔ جہاں دوسرے دن یعنی ۱۸ جنوری کو صبح ۹ بجے محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے تحت نماز جنازہ صدر انجمن احمدیہ کے دفاتر کے احاطہ میں پڑھائی۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ تدفین کے بعد بھی محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب نے ہی دعا کرائی۔

مرحومہ ۱۹۱۰ء میں پیدا ہوئیں پیدائشی احمدی تھیں لیکن ۱۹۲۵ء میں بیعت کا بھی شرف حاصل کیا۔ مرحومہ نے ۶۳ سال عمر پائی۔ مرحومہ میرے دادا جان مرحوم حضرت شیخ نور احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چھوٹی ہمشیرہ کی بیٹی تھیں۔ مرحومہ بے حد مہمان نواز، سخاوت کی بہت پابند، تہجد گزار اور تلاوت کلام پاک کی پابند، ملنسار، ہمدرد اور عزیز و اقارب سے بے حد شفقت کرنے والی مخیر خاتون تھیں۔ خلیفہ وقت اور خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت رکھتی تھیں۔ ۱/۶ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔

مرحومہ نے تین فرزند اور تین بیٹیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں ایک بیٹی اس وقت انگلستان میں ہے ایک لڑکا اور ایک لڑکی شادی شدہ ہیں۔ دو لڑکے برسر روزگار ہیں ایک بچہ تعلیم حاصل کر رہا ہے۔

احباب کرام دعا فرماویں کہ وہ اپنے فضل و رحم سے مرحومہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے اور ان کا خود حافظ و ناصر ہو۔ آمین

(شیخ نور الحق محلہ دار البرکات ربوہ ضلع جھنگ)

وقف جدید اور انصار اللہ

وقف جدید کی تحریک کے سلسلہ میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جمعہ وقف جدید کے سلسلہ میں اطفال الاحمدیہ کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:

"اے احمدی بچو! اٹھو تمہارے بڑوں کی کوشش میں جو رخنہ ہے اسے اپنی جدوجہد سے دور کر دو۔"

انصار اللہ کا بھی فرض ہے کہ وہ ہر ایسے رخنہ کو دور فرمائیں جو سلسلہ احمدیہ کی جدوجہد کی راہ میں حائل ہو اور قائدین اور زعماء کرام بھی جائزہ لیں کہ ان کے حلقہ جات میں بڑوں کے علاوہ کوئی چھوٹے سے چھوٹا بچہ بھی ایسا تو نہیں جس کی طرف سے چندہ وقف جدید پورے طور پر ادا ہوتا ہو۔ (قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان امداد درویشان فنڈ

گزشتہ تین مہینوں (نومبر۔ دسمبر۔ جنوری) میں جن اصحاب نے امداد درویشان کے لئے رقوم ارسال کی ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی قربانی کو قبول فرمائے اور اپنے حضور سے بہترین جزا بخشے آمین۔

(ناظر خدمت درویشان ربوہ)

۱	حکیم سید عبدالرحمٰن صاحب	دارالرحمت غربی	ربوہ	۱۵ر۰۰ روپے
۲	مکرم عبدالرب صاحب	"	"	۱۰ر۰۰ "
۳	محمودہ ثروت صاحبہ	"	"	۱۰ر۰۰ "
۴	" اقبال مصطفیٰ صاحب	دارالصدر شمالی	"	۱۰ر۰۰ "
۵	" ڈاکٹر خیرالدین صاحب	"	"	۱۵ر۰۰ "
۶	" میاں چراغ الدین صاحب سیکرٹری مال	دارالبرکات	"	۱ر۰۰ "
۷	نسیم اختر صاحبہ اہلیہ مبارک احمد خان صاحب	"	"	۱۰ر۰۰ "
۸	حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر انجمن احمدیہ	ربوہ		۱۵ر۰۰ "
۹	" عبدالشکور صاحب سیکرٹری مال	دارالرحمت شرقی	ربوہ	۲ر۰۰ "
۱۰	" سید اقبال حسین	"		۵ر۰۰ "
۱۱	" صوفی احمد شاہ صاحب سابق مبلغ افریقہ	"		۲ر۵۰ "
۱۲	" حمیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ عبدالسمیع صاحب آف کویت			۳۰ر۰۰ "
۱۳	سیدہ صدیقہ بانو صاحبہ اہلیہ ملک فضل حسین صاحب	ربوہ		۱۰ر۰۰ "
۱۴	" بشیر محمد صاحب	دارالنصر غربی	ربوہ	۵ر۰۰ "
۱۵	" خان عبدالمجید خان صاحب	"		۵۰ر۰۰ "
۱۶	" حاجی محمد نواز صاحب	دارالصدر غربی	"	۲۰ر۰۰ "
۱۷	بذریعہ وکالت مال ثانی تحریک جدید		"	۱۵۰ر۰۰ "
۱۸	" شیخ محمد یوسف صاحب ہیڈ فضل		لائل پور	۱۲ر۸۱ "
۱۹	رضیہ سلطانہ صاحبہ		"	۱۵ر۰۰ "
۲۰	" چوہدری ظفر اللہ خان صاحب چیمہ		"	۱۰ر۰۰ "
۲۱	" عبدالرشید صاحب سمن آباد		"	۵ر۰۰ "
۲۲	" چوہدری محمد یعقوب صاحب		"	۱ر۰۰ "
۲۳	" سید عطاء حسین صاحب سیکرٹری مال		"	۱۲۵ر۰۰ "
۲۴	" شیخ محمد خورشید صاحب		ملتان چھاؤنی	۱۰ر۰۰ "
۲۵	حمیدہ شریف صاحبہ		"	۶۰ر۰۰ "
۲۶	" میاں گل محمد صاحب		ملتان	۲ر۰۰ "
۲۷	" محمد حنیف صاحب قمر سیکرٹری مال		"	۱۳ر۰۰ "
۲۸	سید شمیم اختر صاحبہ اہلیہ ادریس احمد شاہ صاحب		"	۱۰ر۰۰ "
۲۹	" ڈاکٹر محمد الدین صاحب وہاڑی ضلع ملتان			۳۰ر۰۰ "
۳۰	اہلیہ صاحبہ "		"	۱۰ر۰۰ "
۳۱	" احمد علی صاحب چاہ بھاگووالی ملتان			۲۵ر۰۰ "
۳۲	" چوہدری برکت علی صاحب بدیوالہ ضلع ملتان			۵ر۰۰ "
۳۳	" منصور احمد صاحب بشیر فری ٹاؤن		سیرالیون	۳۰ر۰۰ "
۳۴	" قریشی عبدالحق صاحب سمن آباد		لاہور	۸ر۰۰ "
۳۵	" چوہدری عبدالستار صاحب		"	۴ر۰۰ "
۳۶	" میاں محمد رشید صاحب		"	۵ر۰۰ "
۳۷	" چوہدری محمد نذیر صاحب		"	۱۰ر۰۰ "
۳۸	" اقبال اختر صاحبہ اہلیہ نور الدین صاحب		"	۱۰ر۰۰ "
۳۹	" چوہدری محمد اسلم صاحب کینال پارک		"	۱۰۰ر۰۰ "
۴۰	" ماسٹر محمد ابراہیم صاحب دہلی گیٹ		"	۴ر۰۰ "
۴۱	" ڈاکٹر احمد علی صاحب		"	۲ر۰۰ "

(باقی)

کشتی نوح

ماہ فروری کے دوران خدام کے مطالعہ کے لئے کتاب کشتی نوح مقرر کی گئی ہے ایک ایک خادم کے لئے لازم ہے کہ وہ اس مہینہ کے دوران یہ کتاب ضرور پڑھیں۔ قائد مجالس و نائبین اضلاع بار بار تحریک کریں اور مطالعہ کے لئے خدام کو کتاب مہیا کریں۔ اپنی ضرورت سے مجلس مرکزیہ کو اطلاع دیں۔ کتب بذریعہ وی پی فوراً ارسال کر دی جائیں گی۔

(مہتمم تعلیم)

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ — لجنات توجہ کریں

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ کی تحریک پر چار سال گزر چکے ہیں۔ تعمیر کا کام عنقریب شروع ہونے والا ہے ابھی تک لجنات نے صحیح رنگ میں اس چندہ کی وصولی کی طرف توجہ نہیں دی۔ بہت کم چندہ آرہا ہے ہفتہ زیر رپورٹ یعنی ۲۴ تا ۳۱ جنوری صرف مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے چندہ آیا ہے

۱	لجنہ اماء اللہ ربوہ	۱۲۳ر۰۰	روپے
۲	لجنہ اماء اللہ حافظ آباد	۱۰ر۰۰	"
۳	لجنہ اماء اللہ عمر کوٹ	۶۲ر۰۰	"
۴	لجنہ اماء اللہ چک ۱۲۱ جنوبی گوکھووال	۲۸ر۰۰	"

لجنات جلد بقایا جات کی وصولی کی طرف توجہ کریں

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

نوٹس داخلہ گورنمنٹ پولی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ صوبہ سندھ
برائے سال ۷۳-۱۹۷۲ء

سہ سالہ کورس برائے DIPLOMA ASSOCIATE ENGINEER. درسٹ ایریا میں داخلہ کے لئے سادہ کاغذ پر درخواستیں مطلوب ہیں۔ درخواستیں ۱۵ فروری ۱۹۷۳ء سے قبل مندرجہ ذیل ایڈریس پر بھیجی جائیں۔

ڈائریکٹر ٹیکنیکل ایجوکیشن پنجاب۔ لاہور

امیدوار میٹرک پاس ہوں اور انگریزی حساب فزکس کیمسٹری۔ جیومیٹریکل اینڈ مکینیکل ڈرائنگ میں پاس شدہ ہوں۔ اور پنجاب کے ڈومی سائل ہوں۔

۳/۷۳ کو عمر ۱۵ سال سے کم اور ۱۹ سال سے زیادہ نہ ہو۔ درخواستیں ہر طرح مکمل ہوں اور مصدقہ نقول میٹریکولیشن۔ تفصیل نمبرات۔ ڈومی سائل سرٹیفکیٹ وغیرہ کے ساتھ مذکورہ تاریخ تک بھجوائی جائیں۔ (پ ٹ مورخہ ۳-۲-۷۳)

(ناظر تعلیم)

دعائے مغفرت

خاکسار کے چھوٹے داماد بھائی محمد سلیم اختر ولد غلام محمد مرحوم مورخہ ۲۱ دسمبر ۱۹۷۲ء کو نیشنل لیاقت ہسپتال کراچی میں ۹ بجے شب بعمر ۳۲ سال وفات پا گئے۔

إنا لله وإنا إليه راجعون

۲۲ دسمبر کو بعد نماز جمعہ احمدیہ ہال کراچی میں محترم جناب امیر صاحب جماعت احمدیہ کراچی نے نماز جنازہ پڑھائی چونکہ مرحوم موصی تھے اس لئے جنازہ ربوہ پہنچایا گیا۔ اور ۲۳ دسمبر نماز جمعہ کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین۔

(محمد حسین مختار۔ جہانگیر روڈ ویسٹ کراچی ۵)

درخواست دعا۔ بندہ اور میری اہلیہ مختلف عوارض سے بیمار ہیں احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

(ایچ ایس دین محمد آر۔ ایم۔ پی احمدیہ دارالشکار گوجرانوالہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نصرت جہاں سکیم کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ انگلستان کی نمایاں خدمات

ادویات کے بینک کا قیام اور پہلی قسط کے طور پر پندرہ ہزار روپیہ کی ادویات کی روانگی

مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نائب امام مسجد لندن

اللہ تعالیٰ کا بے حد فضل و احسان ہے کہ جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کو شروع ہی سے نصرت جہاں سکیم جیسی بابرکت تحریک میں حصہ لینے اور نمایاں خدمات بجا لانے کی سعادت حاصل رہی ہے۔ ۱۹۷۰ء میں جب حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے تاریخ ساز دورہ سے واپسی پر انگلستان تشریف لائے تو لندن میں حضور نے پہلی بار احباب جماعت کے سامنے نصرت جہاں سکیم کا اعلان فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کے قائم کردہ خلیفۂ برحق کی زبان مبارک سے یہ تحریک سنتے ہی احباب جماعت نے دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں پونڈ کے وعدہ جات کر دیئے اور پھر اس سے بھی بڑھ کر یہ کہ چند روز کے اندر اندر حضور اقدس کی خواہش کی تعمیل میں دس ہزار پونڈ سے زائد رقم نقدی کی صورت میں ادا کر دی۔ یہ ایک عظیم الشان قربانی تھی جس کو ابتدا میں ناممکن سمجھا گیا لیکن حضور کی دعاؤں سے احباب جماعت کو یہ توفیق بھی حاصل ہوئی۔ چنانچہ حضور نے اب تک متعدد مواقع پر احباب جماعت کی اس نمایاں قربانی کا ذکر فرمایا ہے اور اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے اپنی دعاؤں سے نوازا ہے۔ نصرت جہاں سکیم کے سلسلہ میں جماعت احمدیہ انگلستان کو ایک اور عظیم الشان سعادت یہ حاصل ہوئی ہے کہ جماعت نے اپنے وعدہ جات کے معیار کے لحاظ سے حضرت اقدس کی خواہش کو پورا فرما دیا ہے۔ قریباً ایک سال قبل جماعت انگلستان کے وعدہ جات کی مجموعی تعداد بیالیس ہزار کے لگ بھگ تھی۔ گزشتہ سال ماہ اپریل میں جب مکرم جناب بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن ربوہ سے لندن آنے کے لئے روانہ ہونے لگے تو حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے انہیں فرمایا کہ میری خواہش ہے کہ احباب جماعت احمدیہ انگلستان نصرت جہاں سکیم کے سلسلہ میں اپنے وعدہ جات کو بڑھا کر کم از کم ۵۰ ہزار تک لے جائیں تاکہ حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کے اکیاون سالہ دورِ خلافت سے ایک مشابہت پیدا ہو جائے۔

اللہ تعالیٰ نے حضور انور کی اس خواہش کو شرف قبولیت عطا کیا اور احباب جماعت کے دلوں میں قربانی کا ایک نیا جوش اور ولولہ پیدا کر دیا چنانچہ جب لندن مشن کی طرف سے احباب جماعت کو حضور کی اس خواہش سے آگاہ کیا گیا تو احباب جماعت نے نہایت جوش اور اخلاص اور جذبات کے ساتھ وعدہ جات میں اضافہ کرنا شروع کر دیا اس ایمانی مسابقت میں جماعت کے سب طبقات برابر کے شریک تھے۔ جہاں کمانے والوں نے اپنی دنیاوی ضروریات کو محدود یا ملتوی کر کے اس دینی جہاد میں حصہ لیا۔ وہاں وظیفہ حاصل کرنے والے بعض طلبہ نے اپنے وظیفہ کی رقوم میں سے ادائیگی کر کے نہایت درخشندہ مثالیں قائم کیں۔ ماہ دسمبر ۱۹۷۲ء میں جب وعدہ جات کا از سر نو جائزہ لیا گیا تو یہ دیکھ کر دل اللہ تعالیٰ کی حمد سے بھر گیا کہ جماعت کے مجموعی وعدوں کا میزان حضور اقدس کی بابرکت خواہش کے عین مطابق ۵۰ ہزار پونڈ سے تجاوز کر چکا ہے۔ اسی روز محترم جناب امام صاحب نے بذریعہ تار حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت عالیہ میں اس امر کی اطلاع کر دی چنانچہ حضور نے فوری طور پر ایک محبت بھری دعائیہ تار سے نوازا۔ حضور نے قربانی کے اس شاندار مظاہرہ پر خوشنودی کا اظہار فرماتے ہوئے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ اس تحریک میں حصہ لینے والے سب احباب کو دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال کرے اور حسنات دارین عطا کرے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جلسہ سالانہ ۱۹۷۲ء کے موقعہ پر بھی انگلستان کی جماعت کی اس نمایاں خدمت کا اور اس کا خصوصی ذکر فرمایا ہے۔

مالی جہاد میں شمولیت اور اس سلسلہ میں نمایاں خدمات کے علاوہ نصرت جہاں سکیم کے دیگر مقاصد کی تکمیل کے سلسلہ میں بھی انگلستان مشن کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نمایاں کام کرنے کا موقع مل رہا ہے اس کی ایک مثال ادویات کے بینک کا قیام ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے مغربی افریقہ کے کئی ممالک میں نصرت جہاں سکیم کے تحت طبی مراکز کا قیام ہو چکا ہے۔ ان میں ملحقین ڈاکٹر صاحبان نہایت خلوص اور محبت سے مریضوں کی خدمت میں دن رات مصروف ہیں۔ محترم بشیر احمد خان صاحب رفیق امام مسجد لندن نے انگلستان کے احمدی ڈاکٹر صاحبان میں تحریک فرمائی کہ وہ مختلف کمپنیوں کی طرف سے موصول ہونے والے ادویات جو ان کے استعمال کے بعد بچ جاتی ہیں لندن مشن کو روانہ کر دیا کریں۔ اس غرض کے لئے محترم امام صاحب نے مشن میں ادویات کا ایک بینک قائم کر دیا۔ اور مکرم جناب ڈاکٹر عبدالحمید صاحب بخاری کو اس کا صدر مقرر کیا۔ ہماری خوشی اور مسرت کی کوئی انتہا نہ رہی جب اس تحریک کے نتیجہ میں ڈاکٹر صاحبان کی طرف سے ادویات بڑی کثرت سے موصول ہونے لگیں۔ چند ہی دنوں میں ادویات کا ایک بہت بڑا ذخیرہ ہو گیا اور ابھی مزید ادویات کے آنے کا سلسلہ برابر جاری ہے۔

موصول ہونے والی ان ادویات میں سے پہلی قسط جو دو بکسوں پر مشتمل تھی لندن مشن کی طرف سے بذریعہ ہوائی جہاز زامبیا کے ہسپتال کے لئے روانہ کر دی گئی ہے۔ اس پہلی قسط کی قیمت چھ سو پونڈ یعنی پاکستانی سکہ کے لحاظ سے پندرہ ہزار روپے سے زیادہ ہے اور یہ سب کی سب ادویات صرف ایک احمدی ڈاکٹر کی دین ہیں جو اللہ کے فضل سے نہایت مخلص ہیں اور جماعتی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے میں۔ ادویات کی آئندہ ارسال بھی عنقریب تحت ... کے روانہ کر دی جائیں گی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ احمدیہ انگلستان کی قربانیوں کو قبول فرمائے اور ان میں حصہ لینے والے سب احباب کو اپنے افضال و انعامات کا وارث بنائے۔

تقریب شادی

بتاریخ ۳ فروری بروز ہفتہ مکرم چوہدری رفاقت احمد خان صاحب ابن محترم چوہدری برکت علی خان صاحب کارکن دفتر اعمال تحریک جدید کی تقریب شادی عمل میں آئی۔ برات صبح کو ربوہ سے چک ۳۲ ۔ ۲ ۔ ۴ ۔ ۱ کو روانہ ہوئی اور شام کو بخیریت واپس ربوہ پہنچ گئی۔ اگلے روز دولہا کے بھائیوں مکرم چوہدری کرامت احمد خان صاحب، سعادت احمد خان صاحب، اور بشارت احمد خان صاحب نے اپنے مکان واقع محلہ دارالرحمت وسطی میں ولیمہ کی دعوت کا اہتمام کیا۔ جس میں دیگر احباب کے علاوہ صدر انجمن و تحریک جدید کے ناظر صاحبان اور دوسرے کارکنوں نے شمولیت کی۔ اسی دعوت میں سرد و ادارہ جات کے تمام خدمتگار کارکنان کو خاص طور پر مدعو کیا گیا تھا۔ دعوت کے اختتام پر حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ نے دعا کرائی۔

مکرم رفاقت احمد خان صاحب کا نکاح ۲۲ جنوری ۱۹۷۳ء کو محترم مولوی نذیر احمد مبشر صاحب نے محلہ دارالرحمت غربی کی مسجد میں محترمہ نصرت جہاں صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمد ابراہیم خان صاحب چک ۲۲ ۔ ۲ ۔ ۴ ۔ ۱ کے ساتھ بعوض پانچ ہزار روپیہ حق مہر پڑھا تھا۔

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔

اعلان نکاح

مورخہ ۲ فروری ۱۹۷۳ء بعد نماز ظہر مسجد گولبازار ربوہ میں مکرم حکیم محمد رشید احمد صاحب فاضل نے میرے چھوٹے بیٹے عزیزم محمد احمد صاحب لائبریرین نیو کیمپس تعلیم الاسلام کالج ربوہ کا نکاح ہمراہ عزیزہ بشریٰ باری صاحبہ بنت مکرم چوہدری عبدالباری خان صاحب مرحوم کارکن پنشن کالونی کراچی مبلغ لاہور سے بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پڑھا۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔ (محمد علی ابن میاں علی گوہر صاحب مرحوم گولبازار ربوہ)

ضروری اعلان

شدید جسمانی و دماغی کمزوری کے نوانی پیرالفلج ٹانک سے دور ہو جاتی ہے بذریعہ ڈاک ۱۰ روپے منگوا ہو میسرز پیکٹ سٹور، رحمت بازار ربوہ

فائدین مجلس خدام الاحمدیہ راولپنڈی کا ایک ضروری اجلاس مورخہ ۱۱ فروری بروز اتوار بوقت ۱۱ بجے قبل دوپہر مسجد نور راولپنڈی میں منعقد ہوگا۔ تمام فائدین مجلس ہذا نظام تعلیم وقت کی پابندی کے ساتھ اجلاس میں شریک ہوں۔ (ناظم خدام الاحمدیہ راولپنڈی)

حمید احمد ایم اے ۵۱۰۲